الہام

پڑھیئے۔ مت لڑیئے

اللہ سے کرے دور تو تعلیم بھی فتنہ املاک بھی اولاد بھی جاگیر بھی فتنہ
اُٹھے جو ناحق کے لئے تو شمشیر بھی فتنہ شمشیر ہی کیا نارۂ تکبیر بھی فتنہ

پندرویں صدی کے فتنے کو مجدد رواں صدی کا بریک

مصنف
مولانا عرفان
مصباحی

معین المصنف
غلام مصطفیٰ
قادری

ناشر: خواجہ ایجوکیشن سوسائیٹی، کیج

حشر تک ڈالیں گے تجدید رضا کی دھوم

مثل فارس اعتزالی خیمے گراتے جائیں گے۔

حدیث مجدد اور فتاوی رضویہ نیز ملفوظات کی روشنی میں

اعلیٰ حضرت ۱۵ ویں صدی کے مجدد

لہذا ۱۵ ویں صدی کے کسی اور بوگز مجدد کو

۱۶ ویں صدی میں تلاش کرنے والے لوگ

پڑے بکتے رہیں بکنے والے !

تفصیل کے لئے ورق اُلٹیے

ثنائے سرکار ہے وظیفہ و قبولِ سرکار ہے تمنا

شاعری کی ہوس نہ پرواہر دی تھی کیا کیسے قافیے تھے

التماس: میں شاعر نہیں۔ لہذا ردیف و قافیہ کی غلطی کی معذرت

ہو جو ہم مسلک و مذہب تو الجھنا کیسا

مسئلہ اجماعی کو فرعی پہ گراتا کیسا

کیا نہ کوشش افہام و تفہیم ہوئی سچ کہدو ذرا

ضد پہ اپنی ہی اڑے تھے وہ تماشا کیسا

تنقیح مسائل کی پھر کیونکر ہو بھلا

اپنی تحریر پہ خود بگڑتے تھے بگڑنا کیسا

مولانا عرفان مصباحی : 9765587486 ۔

غلام مصطفی : 9096727214 ۔

ٹائپنگ و کمپوزنگ : محمد کاشف رضا مجیبی

تصویب و تزئین : حافظ غلام جیلانی مدرس ڈاکٹر ذاکر حسین کالج پرتور ضلع جالنہ

تعاون : سید مزمل (چاند) بیڑ

برائے ایصال ثواب

مرحوم غلام نبی مرحوم حاجی خواجہ قریشی

Khwaja Complex, Jalna Road Beed

اور افہام و تفہیم کبھی بھی اور کہیں بھی۔ الا بعارض مصطفوی

گفت و شنید کا ذمہ دار مصطفوی مہاراشٹرا

تفتیش، شرح شجرہ اور یہ تحریر Internet پر دستیاب ہے۔

http://archive.org/details/Taftish.MuftiGulamMustafaRazvi

حضرت مولانا محمد اشفاق صاحب قبلہ اشہر کی اگلی تحریر قاطع الغرور علی سوالات مبارکفور عنقریب آرہی ہے۔

داغ دل اپنا نوری دکھا ہی دیا

اپنے بھی خفا مجھ سے ہیں بیگانے بھی ناخوش میں زہر ہلاہل کو کبھی کہہ نہ سکا قند

حضرات! دیوبندیوں نے ایمانیات میں اختلاف کیا اور اس کو چھپانے کے لئے جزیات وفروعات کو چھیڑا۔

دیکھئے ان لوگوں کا عقیدہ ہے خدا جھوٹ بول سکتا ہے، حضور کے بعد دوسرا نبی آسکتا ہے، رسول اللہ مرکر مٹی میں مل گئے، حضور کا علم جانوروں کی طرح ہے۔

(المصباح الجدید حضور حافظ ملت وغیرہ فی غیرہ)

مگر اپنے ان ناپاک عقیدوں کو چھپانے کے لئے سنی دیوبندی اختلاف کو نیاز و فاتحہ سلام وقیام کا اختلاف کہتے ہیں۔ و ذا اجل من ان یجلی

اور آج بہت بڑی مصیبت کبریٰ یہ کہ چند معتزلیوں نے اعتقادیات واجماعیات کے اختلاف سے پہلے ہی ذاتیات کا معاملہ چھیڑ رکھا ہے۔

دیکھو اشرفیہ کی شریفانہ بھاشا بہار کے حجام میمنوں کے سید (آئینہ حق وصداقت ص 53 سطر 7)

بزرگو نے دو لفظوں میں تین حرمتوں کا خون کیا۔ (الف)۔ سادات کرام کی توہین۔ (ب) خوش عقیدہ میمن برادری کی تذلیل۔ (ت)۔ بہار کے عام مسلمانوں کا مزاق

اور اجماعی مسائل میں اختلاف کو فروعی مسائل قرار دینے کی ناپاک سازش رچ رہے ہیں۔ تاکہ عوام وخواص یہ سمجھیں کی یہ صدارتوں کا جھگڑا ہے انانیت کا معاملہ ہے پیروں مولویوں کی جنگ ہے۔

مگر مصطفوی کہتا ہے، میرے سنی بھائی دھوکا نہ کھائیں کیونکہ ہمیں دوم سوم صدارتوں کی

تبدیلی سے کوئی واسطہ نہیں۔

اور قیامت صغریٰ تو یہ ہے کہ بعض عالم علامہ مفتی مولانا حضرات نے ان لوگوں کی سیاست کو Accept بھی کرلیا ہے۔ بھلا دیکھو تو سہی اپنی ذات پر حملہ ہو تو کتابیں لکھی جارہی ہیں کہ وہ ایسا تھا ویسا تھا وہ بھینسا تھا اور معتزلی ء اعظم جو اجماع کے وجود کا انکار کیئے بیٹھا ہے جس کے وجود سے خود اپنے ہی کچھ شاگرد و مرید

Confuse ہو رہے ہیں اس کی کوئی پروا نہیں گویا لشکر ابابیل یا میدان حشر کا انتظار ہے۔ بلکہ جو بندہ خدا اپنا خونِ جگر بہا کر ان فتنوں کا شیرانہ مقابلہ کر رہا ہے اس کی مخالفت پر اتر آئے ہیں اور اپنے تمام فضائل کو بالائے طاق رکھ کر ایک مظلوم و معذور کی داڑھی ناپنے میں گمراہوں کے Suporter بن گئے۔

حق سے اگر غرض ہے تو زیبا ہے کیا یہ بات　　مسلم کا محاسبہ اعتزال سے درگزر

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

لہذا میرے سُنی بھائی دھوکا نہ کھائیں۔

نوٹ: یہ زنانہ شکایت نہیں بلکہ سُنیوں کو دھوکے سے بچانے کی تدبیر ہے۔

بیچتے ہیں پیر و میر ناموس دین مصطفےٰ (الا ماشاء اللہ)

خاک وخوں میں مل رہا ہے ترکمان سخت کوش

تقریظ

ناشر مسلک اعلیٰ حضرت حافظ وقاری چاند علی رضوی جماعت رضائے مصطفیٰ بھیونڈی۔

15 ویں صدی کے فتنوں میں ''معتزلی صلح کلی'' سب سے بڑا فتنہ ہے جس کے جھنڈا بردار فتاوی رضویہ کو توڑ مروڑ کر مذہب اہل سنت خاص کر فقہ حنفی کی شبیہ بگاڑنے کی ناپاک سازشیں رچ رہے ہیں۔ اور اکثر علمائے کرام خاموش تماشائی (انا للہ و انا الیہ راجعون) ۔فتاوی رضویہ کے مس یوز کی تازہ مثال

اصل فتاوی رضویہ غیر مترجم ج 12۔ص 159 زیر عنوان فوائد حدیثیہ عبارت اس طرح ہے ''موت یا انقطاع تجدید کا موہم ہو'' جب کہ مترجم ج 27 ص 48 پر لفظ موت Drop ہوا یا کیا گیا یعنی عبارت یوں بنا دی گئی ''انقطاع تجدید کا موہم ہو'' پھر مجدد ین اسلام نمبر اشرفیہ ص 48 پر مذکورہ عبارت یوں نقل کی گئی۔ ''انقطاع تجدید کا موہم ہے؟ 1:۔لفظ موت Drop۔2:۔لفظ 'ہو' کو 'ہے' بنا دیا۔3:۔لفظ ہے پر سوالیہ نشان بنا کر عبارت مہمل کر دی گئی۔

حدیث مصطفیٰ واجماع اہل سنت کے خلاف قانون سازی کی کرنٹ مثال۔

مجددین اسلام میں ہے '' 15 ویں صدی کے مجدد کی تعیین 16 ویں صدی میں ہوگی۔(مصباحی)

حضرات! حدیث مبارک کا فرمان ہے ہر لیگل مجدد کی تعیین 100 سال کے اندر ہو جاتی ہے۔ جب کہ مولوی محمد احمد مصباحی کا کہنا ہے 160 سال بعد تعیین ہو سکے گی۔

Details کے لئے عرفان مصباحی اور میرے شاگرد غلام مصطفیٰ کی یہ تحریر دیکھیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین قال علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ انظر الی ما قال لا تنظر الی من قال۔ حضرت علی نے فرمایا کون کہہ رہا ہے نہ دیکھ کیا کہہ رہا ہے دیکھ۔ قال اھل الحق حقائق الشیاء ثابتۃ خلافا للسوفسطائیۃ

اُڑتی پھرتی تھیں ہزاروں بلبلیں باغ میں جی میں کیا آیا کہ پابند نشیمن ہو گئیں

1988ء کی بات ہے "میں" اپنے استاد حضرت مولانا وسیم صدیقی مدظلہ سے شرح عقائد پڑھ رہا تھا۔ مذکورہ عبارت پر سوال عرض کیا؟ کیا سچ مچ پڑھے لکھے لوگ اشیاء کی حقیقت یعنی "سچائی کا انکار کیئے بیٹھے ہیں؟ و الشئی عندنا ھو الموجود حضرت نے مختصراً فرمایا "غلام مصطفیٰ" علم کلام کوئی فرضی علم نہیں۔ پھر "امام احمد بن حنبل" رضی اللہ عنہ پر ستم ڈھانے والے معتزلیوں کا واقعہ ارشاد ہوا اور امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ کے استاذ ملا نصیر الدین طوسی معتزلی کا دل دہلانے والا واقعہ بیان فرمایا کہ مرتے وقت اُس کے منہ سے غلاظت نکل رہی تھی امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ نے توبہ کی تلقین فرمائی۔ کہا فخر الدین اسی حال میں مرونگا توبہ نہ کرونگا۔ تب معتزلہ کے وجود کا علم یقین حاصل ہوا۔ اب جو مفتی فخر الدین صاحب مصباحی ناگپوری کے استاذ علامہ نظام معتزلی" کو دیکھا تو معتزلہ کے وجود کا عین الیقین حاصل ہوا۔

سنیوں کا عقیدہ ہے خالق کے کمالات میں تجدد سے بری مخلوق نے محدود طبیعت پائی جبکہ معتزلی نے محدود بلکہ معدوم کمپنی کے کام کو (خدا کا فعل) بتایا۔ فلھذا علامہ نظام اشرفیہ معتزلی نہیں تو دنیا میں معتزلہ کا وجود ہی نہیں۔

(دیکھیے موصوف کی دھوکا دہی میں تقویت الایمان سے زیادہ ناپاک کتاب چلتی ٹرین نماز کے احکام ص53-59)

زیر نظر کتاب ''الہام'' حضرت مولانا محمد عرفان مصباحی جھارکھنڈ کی پہلی تالیف آپ کے ہاتھ میں ہے۔ اس میں کیا ہے وہ تو اوراق ہی بولیں گے۔

اور ڈھول کے پول کھلیں گے۔

میں بھی اپنے الفاظ میں چند حرف لکھنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ خُدا نے چاہا تو اشرفیہ کے 420 نمبر کی طرح رائیگاں نہ ہوگی۔ واللہ المستعان و علیہ التکلان.

(۱): قارئین حضرات! اس سچائی سے انکار نہیں کیا جا سکتا اہل سنت کا اوسط طبقہ حیران و پریشان ہے کہ اولاد غوث اعظم حضور سیدنا شیخ المشائخ اشرفی میاں علیہ الرحمہ کی قائم کردہ درس گاہ ''الجامعۃ الاشرفیہ'' جس کا سنگ بنیاد ''حضور سید العلماء'' اور ''مفتی اعظم سرکار'' کے ہاتھوں رکھا گیا۔ پھر حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کی کوششوں سے جانے کتنے لعل و گوہر پیدا ہوئے یہ وہی اشرفیہ نا! جس کے ایک سپوت نے ایوان دیو بند میں زلزلہ برپا کر کے صحرائے نجد کو زیر و زبر کر ڈالا۔

المختصر جو اَبر یہاں سے اُٹھا ہے وہ سارے جہاں پہ برسا ہے۔

مگر حال کی بدحالی اللہ کی پناہ جو ناگ یہاں سے نکلا ہے کیا سارے جہاں کو ڈس لیگا؟

جس اشرفیہ کا شمار سنیت کا Defence کرنے والی فوج کی صف اول میں ہوتا تھا اور آج وہی اشرفیہ معتزلی اعظم کے قبضہ میں ہے۔

ع... زاغوں کے تصرف میں عقابوں کے نشیمن

جن کا Target فتاویٰ رضویہ کا مس یوز کر کے دنیائے سنیت کے ادنیٰ طبقہ کو مس گائیڈ کرنا ہے وبس۔ یہ ہمارا الزام نہیں فاضلان اشرفیہ کا اقرار ہے۔ تفصیل آرہی ہے۔ مصباحی برادران بُرا نہ مانیں الحق مر۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ سے پوچھا گیا تھا کیا انصار برادری سادات کا کفو ہوسکتی ہے؟ امام احمد رضا کا قصور صرف اتنا کہ آپ نے فتاویٰ عالمگیری سے جواب نقل فرمایا ''جولاہا حضرات سادات کرام کا کفو نہیں''۔ کیونکہ سادات ہندو پاک کا عرف یہ ہے کہ وہ حضرات، انصار برادری، کو اپنا کفو نہیں سمجھتے۔ اور شریعت مطہرہ اپنے Followers کا خیال رکھتی ہے بلفظ دیگر شریعت میں مسلمانوں کے عرف وتعامل کا لحاظ رکھا گیا ہے۔

انگریزوکانگریس کا کوئی عرف ہی نہیں۔

لطیفہ: عرف منس اچھائیانگریزاوراچھائی آہا...کیا پیاری پیاری تحقیق ہے۔

مگر کیا کہیں.. عقل نہ ہوتو بندہ مجبور ہے اور انصاف نہ ملے تو انکھیارا بھی کور ہے

مسلمانوں کے عرف کی اہمیت

حضرات! جس علاقے میں (بھنگی) کی چھوئی ہوئی چیز کھانے سے لوگ پرہیز کرتے ہوں، اُس علاقے میں خاکروب سے 'جانور' کی کھال اُتروانا مصلحت دینی کے خلاف ہے۔ اگرچہ ذبح مسلمان نے کیا ہو (فتاویٰ رضویہ ج8 ص361)۔

چونکہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ شریعت کے نافرمان نہیں تھے اسلئے جو حکم تھا فتاویٰ عالمگیری سے نقل فرمایا۔ اس کے برخلاف اِنگلو اِنڈین عرف وتعامل پر گنگ وجمن کی طرح سیاہی ویسٹ کرنے والے جناب کا Statement۔

کوئی لڑکا سید کی لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے۔شریعت کھلے دِل سے اجازت دیتی ہے
کوئی لڑکا پٹھان یا سید کی لڑکی سے نکاح کرے مگر آدمی کو سیدھی سادھی غذا کھانا چاہیئے
تاکہ پیٹ خراب نہ ہو وغیرہ وغیرہ وغیرہ۔

چالاکی : حضرت نے لڑکے کے تعلق سے فرمایا ہے لڑکی کے بارے میں نہیں
تاکہ کہہ سکیں کفو کا اعتبار لیڈیس کے طرف سے ہوتا ہے جینٹس کی جانب سے نہیں۔

بڑی باریک ہیں رائٹر کی چالیں لرزتا ہے گرفت مصطفوی سے

یہی ایک جرم اعلیٰ حضرت نے کیا کہ اتنے قابل لوگوں کو سید کا داماد بننے سے محروم
رکھا۔لہذا جیسے قابیل نے ہابیل کو قتل کیا یہ قابیلان زمانہ فقیہ حنفی کا قتل کرنا چاہتے ہیں۔

(۲) **پچاس برس سے چلے آرہے فتنے کو فتاویٰ رضویہ کا بریک۔**

علامہ فضل حق خیرآبادنے ''اسماعیل دہلوی'' کو کافر کہا اعلیٰ حضرت نے کف لسان
فرمایا۔تم اعلیٰ حضرت پر کیا فتویٰ لگاؤ گے (ظفر ادیبی)۔

حضرات! فتاویٰ رضویہ میں ہے۔فرض اعتقادی کا منکر عندالفقہاء مطلقاً کافر اور
متکلمین کے نزدیک مسئلہ جب کہ ضروریات دین سے ہو۔(الجود والحلو)

مصطفوی کہتا ہے اگر علامہ ظفرادیبی فتاویٰ رضویہ سمجھتے تو فقہاء و متکلمین کے اختلاف کو
علامہ فضل حق خیرآبادی اور اعلیٰ حضرت کی طرف منسوب کر کے رسوا نہ ہوتے۔

اور یہی سے دو دو چار کی طرح واضح ہوا کہ

پچاس سالہ فتنے کو فتاوی رضویہ نے بریک لگا دیا لہذا 15 ویں صدی کے مجدد اعلیٰ
حضرت ہی ہیں۔دیکھئے خود تحدیث نعمت فرمارہے ہیں۔

تر اسائل ہے تو باذل ہے یا غوث　　رضا کے کام اور رک جائیں حاشا

اس شعر کے منطوق سے ثابت کہ آپ 14 ویں صدی کے مجدد ہیں اور مفہوم سے 15 ویں صدی کا مجدد ہونا واضح۔ فللہ الحمد ابدا۔

(۳) مفتی اعظم نے اعلیٰ حضرت کی مخالفت کی کہ اعلیٰ حضرت نے فاسق کی اذان لوٹانے کا حکم فرمایا اور مفتیء اعظم نے فاسق کی اذان نہ لوٹانے کا۔

حضرات یہ بیکار کی Confusing ومس گائیڈنگ رسالہ مبارکہ بارِیق النور سے ناواقفیت کی بنا پر ہے۔

فتاویٰ رضویہ ج 1 ص 169 میں ہے مکروہ تنزیہی میں علماء کا شدید اختلاف ہے۔

لہٰذا میرے سُنی بھائی Confuse نہ ہوں اعلیٰ حضرت سے سوال ایسے بدکار موذن کے بارے میں ہوا تھا جس نے (معاذ اللہ) مسجد کے اندر زنا کیا تھا اور وہ ظالم کبھی نماز بھی پڑھایا کرتا تھا اور خبیث اپنی بدکاری سے توبہ کرنے کے بجائے کچھ غنڈوں کے زور پر آذانیں دیا کرتا تھا اور اُس ناپاک کا مسجد سے نکالا جانا اعلیٰ حضرت کے فتوی پر موقوف تھا۔ اسی لئے اعلیٰ حضرت نے ''درمختار'' کے قول پر فاسق کی اذان لوٹانے کا حکم فرمایا۔ جب کہ مفتی اعظم سرکار سے عام فاسقین کی اذان کے تعلق سے سوال کیا گیا تھا۔ لہٰذا آپ نے ''فتاویٰ عالمگیری'' کے قول پر آذان نہ لوٹانے کا فتوی صادر فرمایا۔ ولکل مقام مقال۔ فلہٰذا رضا وابن رضا کی رائیوں میں کوئی فتور نہیں۔

ہاں! منطقی معتزلیوں کے قلوب میں فتور ہے۔ مریض قلب ہے دوا چاہیئے۔

چار سو بیس کتابچہ کی خدمت

(۴) مجدد کہنے میں اختتام صدی کا لحاظ ہوگا۔

لہٰذا اعلیٰ حضرت 13 ویں صدی کے مجدد قرار پاتے ہیں مگر۔ ہم نے آپ کے ذکر کو 14 ویں صدی کے مجددین کے باب میں **عمداً و تسامحاً رکھا ہے** (مصباحی)

مصطفوی کہتا ہے تسامح یعنی انجانی بھول اور وہی جرم عمداً یعنی جان بوجھ کر ہو تو شیطانی چلئیے محافظ کتب حرم حضرت مولانا سید اسمٰعیل با بصیل تا اولاد غوث اعظم حضور محدث اعظم ہند علیہما الرحمہ تک تمام علمائے اہل سنن سے تسامح ہوا جنہوں نے اعلیٰ حضرت کو 14 صدی کا مجدد کہا نہیں بلکہ خود **"مولانا احمد رضا خان مرحوم"** سے زبردست بھول ہوگئی کہ آپ نے اپنے آپ کو 13 ویں صدی کا مجدد ماننے کے صرف تین سال بعد ملک العلماء علیہ الرحمہ کی غلطی پر اُنھیں متنبہ نہ کیا جنہوں نے اعلیٰ حضرت کو 14 ویں صدی کا مجدد لکھا۔ (دیکھیئے فتاویٰ رضویہ جلد 1 صفحہ 1 سطر 1 فتویٰ نمبر 1)۔

لہٰذا 14 ویں صدی سے آج تک کے تمام سنی علماء تسامح کے خانے میں آتے ہیں جو اعلیٰ حضرت کو 14 ویں صدی کا مجدد کہہ رہے ہیں اور خود اعلیٰ حضرت سے بھی بڑی بھول ہوگئی (کما سبق) اور یہی غلطی جان بوجھ کر مصباحی صاحب فرما رہے ہیں جو اعلیٰ حضرت کو عمداً 14 ویں صدی کا مجدد کہہ رہے ہیں تو مصباحی صاحب کس خانے میں تشریف لے جاتے ہیں؟

فتاویٰ رضویہ جلد 11 میں ہے **جو جان بوجھ کر غلط مسئلہ بتائے وہ علمائے دین کب ہوئے۔ نائبین شیاطین ہوئے۔** یہ ماضی کا قرض چکانے کی سزا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے

خود ان کے موہوں سے اپنے آپ کو شیطان کہلوایا۔

بے ادب ہرگز نہ باشی باملنگ — ہست ایں دریائے وحدت را نہنگ

تو مشو مغرور بر حلم خدا — دیر گیرد سخت گیرد مر ترا

(۵) مولانا محمد احمد مصباحی کا کہنا ہے کہ۔ مفتیء اعظم ....کو اگر چودھویں صدی کا مجدد کہا جائے تو درست ہے۔ پندرھویں صدی کے مجدد کی تعیین اس وقت ہو سکے گی جب سولویں صدی کا آغاز ہو۔ (نعمانی صاحب مجدد ین اسلام نمبر)

معروضات مصطفویہ

(۱) مصباحی صاحب نے اپنے چار سو بیس نمبر میں حدیث مجدد Code فرمائی ہے کہ نبیء کریم علیہ ﷺ کا ارشاد ہے اللہ تعالیٰ صدی کے لاسٹ میں مجدد بھیجتا ہے۔ اور خود ہی فرما رہے ہیں ۱۵ اویں صدی کا مجدد ۱۶ اویں صدی کے فرسٹ میں آئے گا۔ یہ کیا چکر ہے مسلمان اپنے ایمان سے پوچھیں اللہ و رسول کی مانیں گے یا مصباحی صاحب کی؟

۲)۔ مصباحی صاحب سے معروض۔ آپ نے مذکورہ مقالے میں کاٹ چھانٹ کیساتھ فتاویٰ رضویہ فوائد حدیثیہ کا جو حوالہ پیش فرمایا ہے اس فتویٰ اور حدیث مجدد کی روشنی میں دو مجددوں کے درمیان 100 سال سے کچھ کم کا Gap ہونا ثابت جبکہ آپ کے فرمان کے مطابق اعلی حضرت اور آپ کے مجدد کے بیچ کم از کم 160 سال کا Gap ہو رہا ہے۔

مصطفیٰ جان رحمت ﷺ اور معجزہ مصطفیٰ کی مانیں یا آپ کی؟

نوٹ: مفتیء اعظم سرکار کو چودھویں صدی میں ڈھکیلنے کی کوشش کر کے Gap کرنے

کا Benifit آپ کے کھاتے میں آتا نظر نہیں آتا۔ کیونکہ آپ نے اگر مگر سے کام چلا لیا ہے اور آپ کے شیخ کا فرمان ہے۔

''مفتی اعظم مجدد کیسے ہو سکتے ہیں وہ تو اب بوڑھے ہو گئے ہیں''۔

حضرات! ابھی آپ نے مصباحی صاحب کا فرمان دیکھا ''**اگر** مفتی ءاعظم کو چودھویں صدی کا مجدد کہا جائے'' تو درست ہے۔

اب عرفان مسلک میں حضرت کا قول دیکھئے ''میں الیاس قادری کو مجدد مانتا ہوں''

سرزمیں اپنی قیامت کی نفاق انگیز ہے

''اگر مفتی ءاعظم کو چودھویں صدی کا مجدد کہا جائے'' تو درست ہے۔

(مصباحی صاحب مجدد اسلام نمبر)

''میں الیاس قادری کو مجدد مانتا ہوں'' (مصباحی صاحب عرفان مسلک)

اما التریدآئی ڈونٹ نو.......بل نو لائک.........!

اہل علم حضرات پلیز اسکیوز می پہلے جملے پر غور کریں جملہ شرطیہ ہے پھر مجہول صاف مطلب ہے میں مفتی ءاعظم کو مجدد نہیں کہہ رہا ہوں بلکہ اگر کہا جائے تب کی بات ہے مطلب اگر مستقبل میں کہا جائے اور وہ مستقبل میدان حشر بھی ہو سکتا ہے نہیں نہیں قضیہ شرطیہ ہے جس کا امکان ضروری نہیں تو وقوع کیا ضروری اور اگر کھینچ تان کر مفتی ءاعظم کو مجدد کہا بھی جائے تو 14 ویں کا 15 ویں کا نہیں کیونکہ ہم اعلی حضرت کو 13 ویں سے گھسیٹ کر 14 ویں میں لا چکے لہذا 14 ویں میں اعلی حضرت کے ہوتے ہوئے مفتی ء اعظم کو کون پوچھتا ہے۔

حاصل کلام مرشدنا الکریم مفتی اعظم قطعی طور پر مجدد نہیں۔ کیونکہ ہمارے کالے کرتوت والے شیخ فرتوت کا فرمان ہے "مفتی اعظم مجدد کیسے ہو سکتے ہیں وہ تو اب بوڑھے ہو گئے ہیں"۔ ع...خدایا ترے سادہ دِل بندے کدھر جائیں

دوسرا فائدہ ہمارے فتنوں کو بریک لگانے کی ہمت کس میں کیونکہ 15 ویں میں تو کوئی مجدد ہے ہی نہیں۔

تیسرا فائدہ اگر مری سے مری حالت میں مفتی اعظم کو مجدد مانا بھی گیا تو اس میں ہمارا ہی فائدہ ہے کہ جیسے 14 ویں میں ولی ابن ولی مجدد ہیں یوں ہی 15 ویں میں سیٹھ اور سیٹھ کا بچہ مجدد ہو جائے گا۔ ع...خدایا ترے سادہ دِل بندے کدھر جائیں

مفتی اعظم گرچہ پیر سب سے بڑا ہے پیسہ پیر یہ ہے کل اور آج کے اشرفیہ کا فرق۔

عقل نہ ہو تو بندہ مجبور ہے اور انصاف نہ ملے تو انکھیارا بھی کور ہے (فتاویٰ رضویہ)

خلاصہ الہام

(۶) آ کچھ سُنا دے عشق کے بولوں میں اے گدا

سنہ ۱۹۰۰ھ سے ۱۸۳ھ تک کی شان تجدید الملفوظ ص ۳۰۳ تا ۳۰۶ تک کا خلاصہ

عرض: قیامت کب آئے گی۔

ارشاد: قیامت کب ہوگی اسے اللہ جانتا ہے اور اُس کے بتائے سے اُس رسول ﷺ

امام جلال الدین سیوطی سے پہلے بعض علماء کرام نے بملاحظہ احادیث حساب لگایا کہ یہ اُمت ہزار ہجری سے آگے نہ بڑھے گی۔ امام سیوطی نے اس کے انکار میں رسالہ لکھا اس میں ثابت کیا کہ یہ امت سنہ ۱۰۰۰ھ سے ضرور آگے بڑھے گی اور اپنے حساب

سے یہ خیال فرمایا کہ ۱۳۰۰ھ میں خاتمہ ہوگا اور اُسے بھی ۳۶ برس گزر گئے۔ اور بحمد اللہ تعالیٰ بعض علوم کے ذریعے سے مجھے ایسا خیال گزرتا ہے کہ شاید ۱۸۳۷ھ میں کوئی سلطنت اسلامی باقی نہ رہے اور ۱۹۰۰ھ میں حضرت امام مہدی ظہور فرمائیں۔ حدیث میں ہے دنیا کی عمر سات دن ہے میں اس کے پچھلے دن مبعوث ہوا اور دوسری حدیث میں ہیں "میں امید کرتا ہے میری امت کو خدائے تعالیٰ نصف دن اور عنایت فرمائے"۔ ان حدیثوں سے امت کی عمر ۱۵۰۰ ثابت ہوئی ان یوما عند ربک کالف سنۃ مما تعدون ان حدیثو سے جو مستفاد ہوا اس میں اس توقیت کے منافی نہیں جو اس علم سے میرے خیال میں آئی ہے۔ کہ رسول اللہ نے جنگ بدر میں ۳۰۰۰ فرشتے مانگے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے ۵۰۰۰ فرشتے نازل فرمائے۔

عرض: حضور نے جفر سے معلوم فرمایا۔

ارشاد: ہاں (اور پھر کسی قدر زبان دبا کر فرمایا) آم کھایئے پیڑ نہ گنئے (پھر خود ہی ارشاد ہوا) کہ میں نے یہ دونوں وقت ۱۹۰۰ھ ۱۸۳۷ھ سید المکاشفین حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رضی اللہ عنہ کے کلام سے حاصل کئے ہے۔ جو لفظ ایقظ سے ظاہر ہے۔ مصطفوی! کیا اب بھی کسی مجدد کے تجدید کی ضرورت باقی رہ جاتی ہے؟

آواز دو انصاف کو انصاف کہاں ہے

صرف اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک ہے جس کوئی شریک نہیں

اس میں ہم سُنّی مسلمانوں اور تمام مشرکین کے درمیان اختلاف ہے

صرف رسول اللہ ﷺ کی ذات ممتنع النظیر ہے

لم یات نظیرک فی نظر مثل تو نہ شد پیدا جانا

اس میں ہمارا Totally دیوبندیوں کا مذہبی اختلاف ہے۔

لہذا 15 ویں صدی کے بعد بھی کسی مجدد کا آنا ممکن۔

لہذا اعلی حضرت کو خاتم المجدد دین کہنا مناسب نہیں۔

ومجتنباً من مشابهة نظم القرآن اعنی خاتم النبیین ومخافة خلاف قوله ﷺ ان الله یبعث الخ ظاهرا. لا حقیقة کما تبین و سیظهر وما هذاالاعرش التحقیق فالحمد لله رب العالمین.

کہہ ڈالے قلندر نے اسرار کتاب آخر **(مصطفوی روناهی)**

نوٹ: حدیث مبارک کی مذکورہ تاویل اگر درست ہے اور اسی کی امید ہے تو یہ میرے رب کا فضل جو سید حبیب صاحب کی دعاؤں سے اس نالائق تک پہنچا اور اگر غلط ہے تو یہ میرے نفس کا دھوکا ہے۔ لہذا میں اپنے رب کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہو۔

دامنِ رضا بے غبار تھا بے غبار ہیں بے غبار رہے گا۔ مصطفوی

حضرت مولانا محمد اشفاق صاحب قبلہ اشہر کی اگلی تحریر قاطع الغرور علی سوالات مبارکفور عنقریب آرہی ہے۔

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء ہند و پاک (شافعی حنفی) موجودہ پمفلیٹ چلتی ٹرین میں نماز کے مسئلہ کا اختلاف فرعی نہیں مسلکی ہے (مرتب: مفتی غلام مصطفیٰ) صحیح ہے یا غلط؟ اگر غلط ہے تو ہند و پاک کے علما کی خاموشی کی کیا وجہ؟ اور اگر حق ہے تو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کو چودھویں صدی کی طرح پندرھویں صدی کا مجدد کہا جاسکتا ہے یا نہیں؟ کیونکہ پمفلیٹ حق ہونے کی صورت میں موجودہ دور کے فتنہ اعتزال کو فتاویٰ رضویہ اور ملفوظات اعلیٰ حضرت کا Break لگنا ظاہر۔ اور یہی شان تجدید

میری قسمت کی قسم کھائیں سگان بغداد کہ رہوں ہند میں اور دیتا رہوں پہرا تیرا

مستفتیان:

مولانا صادق علی رضوی صاحب قبلہ یوپی 814719662، قاری ضیاء الدین صاحب ازہری راجیشور 9241441802، حافظ عمران صاحب ازہری بسوکلیان 9591836216، جناب ڈاکٹر حسن صاحب قریشی بسوکلیان 8431388783 جماعت رضائے مصطفی بسوکلیان۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الم تر کیف فعل ربک باصحب الفیل. (1) الحدیث: لا یزال طائفة من امتی ظاھرین علی الحق الخ۔ میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا۔ (2) لاتجتمعوا امتی علی الضلالة میری امت گمراہی پر جمع نہ ہوگی۔

خالق کے کمالات ہیں تجدد سے بری مخلوق نے مجدد و طبیعت پائی

اکابر ائمہ کشف نے فرمایا ہے کہ چشمہ شریعت کبریٰ سے..... مذاہب اربعہ کی چاروں نہریں جوش آب و تاب کے ساتھ بہت دور تک بہیں آخر میں جا کر وہ تین نہریں بجھی تھم گئیں اور صرف مذہب حنفی کی نہر اخیر تک جاری رہی۔ یہ کشف اکابر ائمہ شافعیہ کا بیان ہے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ ملفوظات دوم صفحہ 63-62

علی رغم المعتزلین الحاسدین الضالین المضلین

ایھا السائلون الکرام بل المجیبون ذو الاحتشام زادکم اللہ شرفا و فضلا و رزقنا اللہ علما نافعا ھذا سوال لا یھتدیٰ الیہ الا من وفقہ اللہ واللہ یختص برحمتہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔ آپ حضرات کا سوال بڑا تفصیل طلب ہے جس کے جواب کے لیے اوّلاً پچاس برس سے چھپے فتنے کو Open کرنا "ضروری مصلحت شرعی" فلھذا بمطابق سوال پہلے میں "مفتی غلام مصطفیٰ مہاراشٹرا" کے پمفلیٹ کا مختصر خلاصہ بیان کروں گا پھر پچاس برس پرانے فتنے کا Details کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت کی شان تجدید فتاویٰ رضویہ و ملفوظات کی روشنی میں بیان کرونگا نیز مبارکپور اشرفیہ کے نئے فتنے "مجددین اسلام نمبر" کی خدمت ہوگی جس سے واضح ہو جائیگا کہ پندرھویں صدی کا سب سے بھیانک فتنہ کیا؟ اور اِس صدی کا مجدد کون؟

پمفلیٹ کا خلاصہ

علامہ نظام اشرفیہ نے اپنی کتاب میں "بندے کے کام کو خدا کا کام کہا" جس سے

خدا کی صفت قدیمہ کا حادث ہونا لازم آیا جو معتزلہ گمراہ فلاسفہ کا دھرم ہے۔
فتاویٰ رضویہ میں ہے ایلام بلاعوض کو خلاف عدل ماننا معتزلہ کا مسلک ہے۔ اہل سنت کے نزدیک یفعل مایشا شرح عقائد میں ہے ھم سموا انفسھم اصحاب العدل الخ۔ ملفوظات میں ہے یہ لفظ آپ نے فلاسفہ کا کہا الخ۔
(فتاویٰ رضویہ، شرح عقائد، ملفوظات)

ان عبارات سے واضح ہوا چلتی ٹرین کا Matter فرعی اختلاف نہیں بلکہ مسلکی و مذھبی اختلاف ہے۔ اور علامہ نظام الدین اشرفیہ قطعاً والتزاماً بدعقیدہ فلسفی و گمراہ معتزلی ہیں کہ معتزلی کے نزدیک چلتی ٹرین میں پڑھی گئی نماز کا نہ لوٹانا ضروری جبکہ سُنی حنفی کی چلتی ٹرین میں پڑھی گئی نماز تا قیامت باطل جس کا نارمل حالات میں لوٹانا ضروری۔ ہاں شافعی سُنی بحالت سفر چلتی ٹرین میں نماز پڑھے تو مقبول مگر حنفی کی نامقبول یہ حنفی شافعی کا آپسی اختلاف ہے جو ہم شافعی حنفی بھائیوں کے لیے رحمت ہی رحمت ہے۔ خارق اجماع معتزلہ سے ہمارا کیا لینا دینا۔ کیونکہ وہ لوگ اپنے خدا پر فورس کرتے ہیں کہ وہ سُپر فاسٹ میں پڑھی گئی نماز قبول کرلے ورنہ فضعف الطالب والمطلوب

مقدمہ

حضرات! دنیا بنائے جانے سے پہلے کی بات ہے اجماع فرشتگاں کے منکر مسٹر ابلیس کو جنت سے نکالا گیا القرآن پ 1,8,14,15,15,23 اسی لیے وہ آدم کی اولاد سے جلتا اور انھیں بہکاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ان الشیطان للانسان عدو مبین۔

!!دیکھئے مسٹر ابلیس کا فرمان اپنے سیاسی فرزندوں کے نام!!

اہل حرم سے ان کی روایات چھین لو آہو کو مرغزار ختن سے نکال دو

ماریشش کا Illigle Moors نکال کر نماز کو انگریزی ڈش پر لٹا دو!

پھر حضرت آدم علیہ السلام کے دنیا میں تشریف لانے کے سات ہزار چار سو سال بعد یعنی آج سے 40 برس پہلے ٹھیک اسی طرح اجماع اہل سنت کے منکر علامہ ظفر ادیبی مبارکپوری علیہ ما علیہ کو حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ نے اشرفیہ سے Dismiss فرمایا تھا

اور انھیں ایام میں بعض کاملین تحقیر المتعلمین کے نا قابل معافی جرم میں ماخوذ و معتوب ہو کر نکالے گئے ۔ (وقد سمعنا من بعض اساتذ تنافی روناھی.

از مفتی غلام مصطفیٰ مہاراشٹر) فتاویٰ رضویہ میں ہے **تنبیہ** یہاں سے استاد سبق لیں ۔ معلموں کی عادت ہے کہ بچے جوان کے پاس پڑھنے یا کام سیکھنے آتے ہیں ۔ ان سے خدمت لیتے ہیں ۔ یہ بات باپ دادا کی اجازت سے جائز کام میں جائز ہے ۔ خباثت میں حرام اقول نمبر 1450 وعرفھم الحادث علیٰ خلاف الشرع لایعبئو بہ فانہ لم یکن فیمن مضٰی من اھل الخیر (فتاویٰ رضویہ ج 1 رسالہ النور والنورق ص) ترجمہ: اخلاق و عادات بگاڑنے والے مفتی مولانا کے عرف و تعامل کی کوئی حیثیت نہیں کیونکہ وہ اہل خیر میں سے نہیں تو جو لوگ انگریزوں، کانگریسیوں کے عرف و تعامل کا اعتبار عبادات میں کرتے ہیں ان بیچاروں نے ابھی تک عرف و تعامل کو سمجھا ہی نہیں ۔

حضرات گرامی! مسلم پرسنل لاء مسلمانوں کے معاملات میں کسی ''بد عمل عالم'' کی مداخلت پسند نہیں کرتا تو مسلمانوں کی عبادات میں انگریزوں کی مداخلت کیسے برداشت ہوگی۔ مسلم پرسنل لاء ایکشن کمیٹی Action لے۔

مجلس شرعی مبارکپور سے معروض

آپ حضرات! حضور سیدنا مخدوم سمناں رضی اللہ عنہ کے عُرس کے موقع پر اولاد غوث اعظم حضور غازی ملت مصباحی مدظلہ العالی کی تقریر سُنیں جو مسلم پرسنل لاء کی حفاظت میں کی گئی ہے۔ تاکہ دوبارہ مسلم پرسنل لاء میں مداخلت کی جراءت نہ ہو۔ ورنہ سُپریم کورٹ کہے گی اے مسلمانوں جب تم اپنی عبادات کے معاملے میں ہم کو Follow کرتے ہو تو اپنے طلاق وغیرہ کے معاملات ہمارے سُپرد کیوں نہیں کرتے؟

''زہر کھا کر تمبا کو سے پرہیز'' یہ کونسی مسلمانی ہے (انا للہ و انا الیہ راجعون)

خیر! بات چلی تھی نکالے گئے ''بزرگواروں کی'' کہ ان حضرات نے نکالے جانے کو اپنی انا کا مسئلہ بنا دیا اور بدلا لینے کا عزم مصمم کرلیا۔ **Proof** کے لئے **عرفان مسلک کا اقراری بیان پڑھیئے**۔ وقت کا انتظار کیجئے حساب و کتاب ہوگا اور اچھی طرح ہوگا صرف حال ہی کا نہیں ماضی کا بھی قرض چکایا جائے گا۔ مفتی نظام کے تازہ رسائل ''فقیہہ حنفی میں حالات زمانہ کی رعایت، چلتی ٹرین میں نماز کا حکم'' کا مطالعہ فرمائیں۔

(عرفان مسلک و مذہب ص 111-110)

نوٹ: فقیہہ حنفی میں 'رعایت' تازہ نہیں 30 سال پُرانا کتابچہ ہے۔

حضرات گرامی ! عرفان مسلک کی اس عبارت کا صاف مطلب اس کے سوا کیا؟ کہ (فقیہ حنفی اور چلتی ٹرین) اپنے نکالے گئے مشائخ کا بدلا لینے کے لیے لکھی گئی ہیں۔ تیسری سُنیوں کو دھوکا دینے کے لئے۔ سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے۔

لہذا! مولوی ابلیس کو انسانوں سے نفرت، ان نکالے گئے فاضلوں کو سنیوں سے نفرت

اظہار نفرت: مسٹر ادیبی اشرفیہ سے نکالے جانے کے باوجود اشرفیہ میں تشریف لاتے اور اشرفیہ کے سینئر اساتذہ کو ورغلانے کی کوشش فرماتے کہ ''فتاویٰ رضویہ'' میں مندرج حوالے ہم کو اصل کتابوں میں نہیں ملتے۔ مطلب جس کی تحریر (حسام الحرمین) نے مجھے رسوا کیا میں اس کی تحریر کو ناقابل اعتبار بناؤں گا۔ مگر دوسرے آدمی بڑے چالاک تھے دیکھا کہ Mister ادیبی کو یہاں منہ کی کھانی پڑ رہی ہے کیونکہ سنیوں کے انسائیکلو پیڈیا سے Direct پنگا لینا آسان نہیں۔ کہ اعلیٰ حضرت سے صرف عوام ہی سوالات نہیں کرتے تھے بلکہ علماء، دانشوران، Judges سبھی اعلیٰ حضرت سے استفتاء کیا کرتے تھے۔ حتیٰ کہ'' ندوۃ العلماء'' میں بھی فقہ میں ممتاز شخصیتوں میں اعلیٰ حضرت کا نام سرفہرست دیکھا گیا۔ اس لئے مرکز سے نکالے گئے چالاک فاضل نے اندر رہتے ہوئے تحریرات رضا کو توڑ مروڑ کرنا قابل اعتبار بنانے کا پلان تیار فرمایا۔ اور یہ ہم نہیں کہہ رہے ہیں بلکہ خود فاضلان اشرفیہ کا بیان عرفان مسلک کے حوالے سے گزرا'' ماضی کا قرض چکایا جائے گا''

ع... لے گئی بوئے چمن راز چمن بیرون چمن

Planing

پہلے اپنے لیئے چند چیلے چنے گئے اُنھیں اپنی استادی کا واسطہ دیا گیا (جیسے آج اپنے شاگردوں سے اپنی گمراہی چھپانے کے لئےSupport لیا جارہا ہے) پھران کے کان میں پھونک دیا کہ (معاذ اللہ) اعلیٰ حضرت نے جولاہا برادری کی تحقیر و تذلیل کی ہے۔مگر دنیا دیکھ رہی ہے کہ مبارکپور To ناگپور چند جولاہوں کو چھوڑ کر اب بھی اکثر انصار حضرات یہی کہتے نظر آرہے ہیں۔کروں تیرے نام پہ جاں فدا۔دیکھئے خود فخر انصاراں حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ فرما چکے" جو اعلیٰ حضرت کی مخالفت کریگا وہ تباہ ہوگا تباہ ہوگا تباہ ہوگا"۔اور (معاذ اللہ) فلسفیت و اعتزال سے بڑھکر کیا تباھی ہوگی؟(اللہ پاک ہدایت دے) وگرنہ مُلا نصیر الدین معتزلی کا انجام سب کو معلوم۔

سُنیوں کو توڑنے کی ناپاک سازش یعنی سیادت علی پر حملہ جسے نہ تو سمجھا نہ میں سمجھا

سچائی

حضرات! جس عرف جدید کا سہارا لے کر سیادت علی کا انکار کیا گیا تھا اس عرف جدید کے اعتبار سے تو خود سید کائنات، سید کل جہات ﷺ بھی تو سید نہیں۔فتدبر

نوٹ:: سیادت علی پر Finally فتویٰ کتاب کے آخر میں کوڈ ہوگا اِنشاءاللہ۔

پھر ظالموں نے سادات کرام بلکہ ابو السادات حضرت سیدنا عبدالرزاق نورالعین رضی اللہ عنہ کی ذات مقدسہ پر ناپاک حملہ دو گمنام کتابچوں کے Throw کیا۔مگر سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد نے تاریخ کربلا کو یاد رکھا۔

گھر والے

1)۔ اولادِ غوث اعظم حضور شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی میاں صاحب قبلہ مصباحی نے تحریر فرمایا ہے۔ ''میں وطناً کچھوچھوی نسباً جیلانی مشرباً چشتی مذھباً حنفی ہونے کے باوجود اپنے آپ کو بریلوی کہتے ہوئے فخر محسوس کرتا ہوں''۔

2)۔ شہنشاہ تفہیم ''حضرت مولانا سید محمد ہاشمی میاں صاحب قبلہ مصباحی'' فرماتے ہیں۔ ''احمد رضا صرف ایک منش کا نام نہیں مانوتا کی وچار دھارا کا نام ہے''۔ (تقریر)

3)۔ اشرف الصوفیا'' حضرت مولانا الحاج الشاہ سید محمد اشرف صاحب'' قبلہ اولاد غوث اعظم (خطیب و امام باولا مسجد، ممبئی) فرماتے ہیں۔ ''جو مسلک اعلیٰ حضرت کی مخالفت کریگا واللہ اس کا خاتمہ ایمان پر نہ ہوگا''۔

در والے

4)۔ علامہ قمر الزماں اعظمی فرماتے ہیں'' میں فطرت کے بارے میں بول رہا ہوں، جب بھی انسان فطرت سے بغاوت کرتا ہے، تباہ کر دیا جاتا ہے۔ تم دیکھو مسلک اعلیٰ حضرت کے خلاف میں باطل قوتوں نے اپنی مسلح توانائیوں کے ساتھ کس قدر انتشار پیدا کرنے کی کوشش کی۔ مگر اعلیٰ حضرت کا مسلک فطرتِ انسانی کا مسلک ہے، محبت کا مسلک خلوص کا مسلک ہے، احترام کا مسلک ہے، اس لئے بے سرو سامانی کے عالم میں۔ ع ...رُکتا نہیں کسی سے سیل رواں ہمارا۔ حضرات! اِن تین سیدوں اور ایک پٹھان کے چند جملوں کو مسلک اعلیٰ حضرت مذہب اہل سنت کا **خلاصہ** کہنا بے جا نہ ہوگا۔

عقل نہ ہو تو بندہ مجبور ہے اور انصاف نہ ملے تو اکھیارہ بھی کور ہے

Very Very Important/اشد ضروری/انتہائی ضروری

نوٹ: اگر مفتیء اعظم نے مسلک کہنے سے منع فرمایا ہوگا تو وہ قولِ صوری تھا۔ مگر اب معتزلیوں اور سنیوں کے درمیان فرق کے لئے مسلک اعلیٰ حضرت کہنا قولِ ضروری کے اعتبار سے ضروری۔ بلکہ فرض اعظم اور یہی بات حضرت علامہ الحاج سید اشرف صاحب باولا مسجد ممبئی نے فرمائی ہے جو مسلک اعلیٰ حضرت کی مخالفت کرے گا واللہ اس کا خاتمہ ایمان پر نہ ہوگا۔ (ہاں عقل نہ ہو تو بندہ مجبور ہے)

آخری حملہ

قارئین سُنیت کا سر شرم سے جھکانے والی انسانیت سوز سازشوں کے بعد فتاویٰ رضویہ کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کا ننگا ناچ شروع ہُوا۔ جس پر "محقق صاحب" کا اقرار شاہد ہے۔ "میں نے خود کام شروع نہیں کیا بلکہ مُجھ سے شروع کرایا گیا"۔ ارشاد مشائخ ناطق تھا وغیرہ وغیرہ۔ (علامہ نظام معتزلی)

آدمی تمھارا بات ہماری

۱)۔ انھوں (نظام اشرفیہ) نے فتاویٰ رضویہ کی عبارت کے درمیان سے الفاظ حذف کر دیے (قول فیصل ص 32 پورنوی)۔

۲)۔ مولانا (نظام) نے ٹوٹلی اہل سنت کی طرف غلط بات منسوب کر دی (قول فیصل)

سودا خدا کے واسطے کر قصہ مختصر

الحاصل علامہ نظام معتزلی اور مولوی محمد احمد مصباحی کا منشا فتاویٰ رضویہ کی عبارتوں میں لفظی و معنوی خیانتیں کر کے فتاویٰ رضویہ کو نا قابل اعتبار بنانا اور اپنے نکالے گئے

بزرگوں کا بدلا لینا ہے وبس۔ جس کی تازہ مثال مجدد دین اسلام نمبر ہے۔

مگر پہلے آپ معنوی خیانت کی ایسی مثال دیکھئے جس کی مثال پوری انسانی تاریخ میں نہ دیکھی نہ سُنی۔ ع... انگشت حیرت در دہاں دیے دروں نیمے بروں

"حضرت مولانا عبدالحی فرنگی محلی" جن کے بارے میں.....اعلیٰ حضرت نے لکھا ہے۔

من یعد من الاعیان ویشار الیه بالبنان "محقق کا دل چھو لینے والا ترجمہ" عمائد سے شمار کئے جاتے ہیں اور ان کی طرف (ان کی عظمت کو ظاہر کرنے کے لئے) انگلیوں سے اشارہ کیا جاتا ہے۔ (چلتی ٹرین میں نماز کا حکم ص 25 سطر 17-16-15: مولوی نظام اشرفیہ)

مسلمانو! خدارا انصاف سے بتاؤ دنیا کی کس زبان میں انگلیوں کے اشاروں سے عظمت ظاہر کی جاتی ہے؟ پھر ستم پر ستم دیکھو کہ "مولانا عبدالحیٔ" فرنگی محلی امام اعظم کی رائے پر اپنی رائے کو ترجیح دیا کرتے تھے اور یوں کہا کرتے تھے قال ابو حنیفه کذا والحق کذا ابوحنیفہ نے یوں کہا اور حق ایسا ہے۔ کبھی محرر مذہب امام محمد علیہ الرحمۃ کے بارے میں لکھا ھهنا وهم آخر لصاحب الکتاب ۔ ترجمہ: یہاں امام محمد کو وہم پیدا ہوا۔ (ملفوظات ج 1) انصاف سے بتایئے کتنا شدید جھوٹ اعلیٰ حضرت کی طرف منسوب کیا گیا۔ اب میں صاف صاف کہوں مولوی اسماعیل دہلوی نے مصطفیٰ جان رحمت ﷺ کی طرف جھوٹ منسوب کیا کہ خود حضور نے فرمایا میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں اور مولوی نظام مبارکپوری نے معجزہ مصطفیٰ کی طرف جھوٹ منسوب کیا جو ابھی مذکور ہوا۔ دہلوی و مبارکپوری میں کیا فرق ہے قارئین خود فیصلہ کریں۔

ان جیتے جاگتے شواہد سے بھی آنکھیں پھوڑ لیجئے اب خود مولانا عبدالحئی فرنگی محلی کے بارے میں آں جناب کی رائے دیکھیئے ان کے شاگرد مولانا صدرالوریٰ مصباحی صاحب نے التنبیہ المسدد نامی ایک ضخیم کتاب خاص مولانا فرنگی کے رد میں لکھی جس پر محقق صاحب اور ان کے Suporter مصباحی صاحب کی عربی تقریظ موجود ہے جس میں علامہ نظام نے اس کتاب اسم بامسمیٰ لکھا ہے۔ مطلب اس کتاب نے فرنگی محلی صاحب کی سیدھی تنبیہ فرمائی ہے۔

میرے بزرگو! خدارا بتاؤ شاگرد جس کی تنبیہ فرمارہے ہیں استاد انگلیوں کے اشاروں سے عظمت ظاہر فرماتے ہیں۔ یہ کس Designe کی عظمت ہے؟؟؟

محقق صاحب! ایک طرف تنبیہ دوسری جانب انگلی یہ کیا تماشہ ہے
بزرگ! اپنی نہ سہی اپنی شاگرد کی عزت کا خیال رکھیئے

اب چلیئے نئے فتنے 420 کی طرف چلتے ہیں

صفحات 420 چار سو بیس Four Hundred Twenty۔

حضرات مذکورہ کتاب اگرچہ اشرفیہ کے طلبا کی طرف منسوب ہے مگر اس کے نگران کار (Watchman) علامہ عبدالمبین نعمانی اور معتزلی اعظم کے Supporter علامہ محمد احمد مصباحی ہیں دیکھیئے مذکورہ کتاب کا صفحہ 17۔ فلہٰذا اس کتاب کے ذمہ دار یہی فاضلان اشرفیہ ہیں ہم کو طلبائے اشرفیہ سے کوئی سروکار نہیں کیونکہ طلبہ بہرحال طلبہ ہی ہیں محقق وقت نہیں (مجدد ین اسلام نمبر) فلہذا ہمارا روئے سخن قطعی طور پر فاضلان اشرفیہ کی طرف ہوگا۔

اب ہم پہلے فتاویٰ رضویہ جلد 12 ص 159 پر مذکور مبارک فتوے کی مکمل وضاحت کرینگے۔ پھر 420 صفحات کی چار سو بیسی Open کرینگے تاکہ چوروں کی چوریاں پکڑنے میں کسی کو دشواری نہ ہو۔

فتاویٰ رضویہ جلد 12 ص 159 فوائد حدیثیہ کی شرح

Note: قوسین کے الفاظ عرفان مصباحی کے ہیں

(علاقہ رودولی شریف کے Assistant Governor "مولانا مظہر الحق رودولوی" علیہ الرحمہ نے چودھویں صدی کے اکیسویں سال اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ سے سوال پوچھا... کہ آپکی عالمانہ شہرت تیرھویں صدی میں ہوچکی اور شانِ تجدید چودھویں صدی میں جاری تو آپ کو تیرھویں صدی کا مجدد مانا جائے یا چودھویں کا تسلیم کیا جائے)۔

مسئلہ از ریاست عثمان پور ضلع بارہ بنکی مرسلہ مولوی محمد مظہر الحق صاحب نعمانی رودولوی نائب ریاست مذکور 7 ربیع الآخر شریف 1321ھ۔ (نوٹ):: "سوال اصل میں مذکور نہیں" (کیونکہ اعلیٰ حضرت کو سائل نے ۱۴ ویں صدی کا مجدد لکھا تھا۔ یہ اعلیٰ حضرت کی اعلیٰ انکساری کا نمونہ ہے)

الجواب: مولانا المکرم اکرمکم اللہ تعالیٰ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فقیر حقیر حاش للہ اس لفظ گراں مایہ مہین پایہ کے ہزارویں لاکھویں حصے کے لائق نہیں۔ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ حضرات علمائے کرام اہل سنت اپنے کرم سے جن الفاظِ عالیہ سے چاہتے ہیں نوازتے ہیں۔ مگر تحقیق لفظ کے لیے گزارش

ہے کہ حدیث میں راس حسبِ محاورۂ عرب ضرور بمعنی آخر ہے۔ ولہذا علمائے کرام ارشاد فرماتے ہیں مجدد کے لیے ضروری ہے ان تمضٰی علیه المائة وهو عالم مشهور مفید لیکن ایسی اشیائے متوالیہ میں حدِ فاصل ایک آن مشترک ہوتی ہے کہ وہ جس طرح اوّل کے آخر ہے یوں ہی آخر کے اوّل، اور عمل تجدید مجدد ہر گز ختم صدی سے ختم و منتہی نہیں ہوجاتا بلکہ وہ آخر اول واول آخر دونوں میں ہوتا ہے۔ تمضی علیه المائة وهو کذا ہی اس پر دلیل ہے۔ (ان دو جملوں سے کئی باتوں کی وضاحت ہوجاتی ہے۔)

(۱)۔Legal مجدد کے لئے پہلی صدی کا آخری اور موجودہ صدی کا ابتدائی حصہ پانا ضروری ہے۔

(۲)۔مجدد امت کے لیے مفید و مشہور کارآمد عالم ہوتا ہے۔ (اَن پڑھ جاہل سیٹھ نہیں)

(۳)۔Legal مجدد اپنے پہلے گزرے ہوئے مجدد کے اس دنیا سے چلے جانے کے تقریباً سو سال کے اندر ظاہر ہوتا ہے 160 سال کے بعد نہیں۔Point نوٹ کیا جائے۔

اور تمام مجددین معدودین للمائۃ کو ملاحظہ فرمائیں کہ آخر صدی ماضی واول صدی حاضر دونوں میں ان کی تجدید اسلام و مسلمین کو مفید رہی تو بحالِ حیاتِ مجدد جبکہ ایک صدی کا آخر گزر گیا اور دوسری کا اول موجود اور وہ حیی ہو مجدد مائۃ ماضیہ کہنا مناسب ہوگا جو **موت یا** انقطاعِ تجدید کا موہم **ہو** یا مجدد مائۃ حاضرہ کہ اس کی حیات اور فیض و تجدید کے استمرار پر دلیل ہو۔ حضرات! غور فرمائیں یہ مکمل جملہ استفہامیہ ہے جس میں اول سے خاموشی اور ثانی کا اثبات روشن تر ہے۔ اس عبارت کا منطوق یہی ہے کہ مجدد جس صدی میں باحیات ہوگا فیض و تجدید جاری رہے گا وہ اسی صدی کا

مجدد کہلائے گا جس صدی میں وہ زندہ ہے لہذا اگر اعلیٰ حضرت پندرھویں صدی میں زندہ رہتے جیسے فیض وتجدید جاری تو اعلیٰ حضرت پندرھویں صدی کے بھی صراحتاً مجدد ہوتے مگر چونکہ 15 ویں صدی تک باحیات رہنا محال عادی ہے۔ قال النبی ﷺ اعمار امتی مابین ستین او خمس و ستین ۔ترجمہ: میری امت کی عمریں 60/65 سال کے درمیان رہیں گی۔ لہذا اعلیٰ حضرت کا انتقال تو ہو چکا مگر فیض و تجدید تو جاری وساری ہے۔ پس اس کا مفہوم مخالف یہ ہوا کہ جب تک اعلیٰ حضرت کا فیض وتجدید جاری رہے گا اُس وقت تک بالراست اعلیٰ حضرت ہی مجدد ہونگے بلکہ سائلین کرام ہی بتا چکے ہیں کہ موجودہ دور کے فتنو کا سدباب ملفوظات وفتاویٰ رضویہ سے ہی ہو رہا ہے۔ فلہذا اعلیٰ حضرت کے کلام کے مفہوم مخالف سے ثابت ہوا کہ یقینی طور پر اعلیٰ حضرت ہی 15 ویں کے مجدد ہیں۔

بلفظِ دیگر اعلیٰ حضرت فرمارہے ہیں مولانا! میری 13 ویں صدی گزر چکی اور میں 14 ویں صدی میں زندہ ہوں اور فیض وتجدی بھی جاری ہے تو اگر اس حال میں مجھے" 13 ویں" صدی کا مجدد کہا جائے تو لوگوں کو میری موت کا شبہ ہوگا نیز تجدید کے ختم ہونے کا وہم پیدا ہوگا لہذا مجھے 14 ویں صدی کا مجدد مانا جائے۔ جس سے میری حیات بھی واضح رہے اور فیض وتجدید کے Continue ہونے پر بھی دلیل ہو۔

الحاصل فتاویٰ رضویہ کے منطوق سے اعلیٰ حضرت 14 ویں صدی کے مجدد اور اس کلام کے مفہوم مخالف سے 15 ویں صدی کا مجدد ہونا روشن بلکہ ہونا برحق

Note: اور یہ حدیث مجدد کے برخلاف نہیں بلکہ منشاء ربانی اور فرمان نبوی ﷺ کے

عین مطابق ہے۔ فرمان مصطفیٰ ﷺ دیکھیں ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی را
س کل ما سنۃ من یجدد لھا دینھا۔ ترجمہ: یقیناً اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر
سو برس پر (اپنے ایسے بندے کو بھیجتا ہے) جو لوگوں کے لئے ان کا دین تازہ فرماتا ہے
بھیجنے کا منشاء تجدید دین ہے اور وہ میرے رضا کی زندہ تحریرات میں جاری و ساری ہے
فحصل ما حصل

فنا کے بعد بھی باقی ہے شان رہبری تیری خدا کی رحمتیں ہوں اے امیر کارواں تجھ پر

اور یہی وصایا شریف سے بھی ثابت فرماتے ہیں میں قبر سے اُٹھ کر تمہیں
بتانے نہ آؤں گا میرا دین جو میری کتابوں سے ثابت ہے اسے مضبوطی سے تھامے
رکھنا۔ نیز اعلیٰ حضرت کے عمل سے بھی یہی ثابت کہ آپ نے "حضور صدر الشریعہ،
حضور مفتی اعظم اور حضور برہان ملت" علیہم الرضوان کو اپنا نائب نامزد فرمایا۔ تو
ملفوظات کی صراحت کے مطابق جس طرح سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ امام مہدی
رضی اللہ عنہ کے ظہور سے پہلے تک بالراست غوثیت کے منصب پر فائز ہیں درمیان
میں جتنے غوث ہیں سب آپکے نائبین ہیں۔ یونہی منصب مجددیت پر اعلیٰ حضرت فائز
ہیں درمیان میں سب آپکے نائبین۔ ولا اقول ھذا قول النبی ﷺ ولکن
ارجوان یکون فی قول عبدہ المذنب رضا ہ۔

نوٹ: یاد رکھا جائے کہ نیابت کے لئے بھی علم و عمل و تجدید شرط ہے۔ نہ کہ جہالت و
ضلالت اور نہ قارون کا خزانہ۔ لہذا لاہور کے "پروفیسر یا کراچی کے سیٹھ" کا مجدد ہونا
تو درکنار نائب مجدد ہونا بھی محال کہ خود اعلیٰ حضرت ایک مقام پر فرماتے ہیں "مجدد

کے لئے کم سے کم مسلمان ہونا ضروری ''اور دنیا جانتی ہے انگلینڈ کی Peace کانفرنس میں پروفیسر صاحب سند یافتہ مرتد ہو چکے ہیں۔اور کراچی کے سیٹھ صاحب کا گمراہ اور گمراہ گر ہونا ایک روشن حقیقت ہے۔مسائل جدیدہ کا حال مفتی غلام مصطفیٰ اور میری اس تحریر سے ظاہر لہذا مولوی صاحب بھی مجددیت و مجتہدیت کی دوڑ سے خود بخود Drop۔بلکہ مذکورہ حضرات پر توبہ لازم کہ پہلے اپنے کفر اور گمراہیت سے توبہ کریں پھر مجددیت کی ڈگری کے بارے میں سوچا جائیگا والسلام

اعلیٰ حضرت کی شان تجدید فتاوی رضویہ کی روشنی میں

حضرات گرامی ہر مسلمان کے دل میں نقشہ مہر نبوت جلوہ بار ہے۔

چشمۂ مہر میں موج نور جلال اس رگ ہاشمیت پہ لاکھوں سلام

جس کا نقشہ یہ ہے

مہر نبوت کی ترتیب دیکھیں سب سے اوپر اللہ تعالیٰ کا اسم پاک (اللہ) اس کے نیچے رسول اللہ کی صفت اعلیٰ (رسول) سب سے نیچے اپنا پیارا نام (محمد) اب اس کے آگے فتاوی رضویہ ج 1 ص 1 کے پہلے خطبہ کو ملاحظہ کریں۔سب سے اوپر اسم جلالت اس کے نیچے حمد اقدس سب سے نیچے لفظ ابدا۔

فاقول وباللہ التوفیق۔نبی محترم ﷺ کی پہلی سنت کریمہ کو بریلی کے روہیلہ پٹھان

سے پہلے کسی نے ادا کیا ہو یہ میرے علم میں نہیں۔ اور اگر ایسا ہی ہے تو نوٹ کیا جائے۔
یہ "مرتد اعظم پروفیسر" کی طرح تمام مجددین کرام جملہ مجتہدین عظام جملہ تابیعن کرام بلکہ صحابہ ء عظام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو چیلنج نہیں۔

از خدا خواہیم توفیق ادب بے ادب محروم گشت از فضل رب

ہاں! کم ترک الاولون للآخرین کی جلوہ نمائی ھے۔ کہ تمام اولین کاملین رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اپنے کفش بردار کے لئے اپنی عطا کا صدقہ چھوڑا۔ فآن نصیب الارض من کاس الکریم دیکھئے خود بطور تحدیث نعمت ارشاد فرما رہے ہیں تجد فیھا انشاء اللہ عینا جاریۃ من عیون تحقیقات السلف الکرام مع رفرف خضرو عبقری حسان من تمہیدات الخلف الاعلام وعرائس نفائس کانھن الیاقوت والمرجان لم یطمثھن قبلی انس و الجان۔۔۔ ولیس علی اللہ بمستنکر ان یلحق العاجز بالقادر فیقول عبدہ المذنب العاجز ھذہ نکتۃ لم یطمثھا قبلی انس و لاجان وارجوان اکون فیہ مصیبا و مثابا وھو الرجاء من الوھاب وان کان الخطاء فمنی و من الشیطان فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ والحمدللہ رب العالمین۔

420 صفحات کی چارسو بیسی Open ہوتی ہے

ذیلی تمہید

اہل حق اور اہل باطل میں واضح فرق۔

۱)۔اہل حق ثابت شدہ سچائی کے آگے سر تسلیم خم کردیتے ہیں۔مثلاً علم غیب مصطفیٰ ایک عظیم سچائی ہے اس کے آگے سر تسلیم خم کردیا گیا۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

(بریلی شریف)

مالم تکن تعلم کی ما کا تم ذرا دیکھو عموم کس نے دیا سب کو پتہ کتنا دیا کیسے کہوں

(کچھوچھا شریف)

اس کے بالمقابل اہل باطل کوئی باطل عقیدہ فرض کرلیا اور اس کو ثابت کرنے کے لئے اپنی عقل گدھے کی دم میں گھسانے سے بھی گریز نہیں فرماتے۔(خبط الایمان)

۲)۔ ثابت شدہ سچائی کے آگے سر تسلیم خم کرنے کی زندہ مثال

اہل حق نے حدیث مجدد اور فتاویٰ رضویہ کی روشنی میں اعلیٰ حضرت کو 14 ویں صدی کا مجدد تسلیم فرمایا چنانچہ اولاد غوث اعظم ''حضور محدث اعظم'' نے ''حدیث مجدد'' اور فتاویٰ رضویہ ج 1 ص 1 سطر 1 کی روشنی میں شہر بنارس کے ایک اجلاس میں ایک تحریری قرارداد پیش فرمائی کہ ''اعلیٰ حضرت'' باجماع عرب وعجم متفقہ طور پر 14 ویں صدی کے مجدد ہیں اور اِس قرارداد کو بشمول اولاد پٹھان ''حضور شیر بیشہ اہل سنت تمام علمائے اہل سنن وفقیہان شاہان زمن نے منظور فرما کر ثابت شدہ سچائی کے

آ گئے سر خم تسلیم کر دیا۔

توڑی ہیں تری ضربتِ کاری نے چٹانیں　پگھلے ہیں تیری آہ سحر گاہی سے پتھر

تو میری نگاہوں میں مجدد سے نہیں کم　زندہ ہوئے پھر تجھ سے فرامین پیمبر

اس کے بالمقابل اہل بغض وعناد نے ''اعلیٰ حضرت'' کو 13 ویں صدی میں گھسیٹنے کی ناکام کوشش فرمائی۔ پرانا Formula اپنایا گیا'' فتاویٰ رضویہ'' میں ناپاک چوریاں، پھر بھی ناکامی دیکھ کر مخالفت عقل وخرد۔ یعنی غلط مفہوم مخالف کا سہارا لیا گیا۔ پھر عمداً یعنی سوچی سمجھی سازش کے تحت دوبارہ اعلیٰ حضرت کو 14 ویں صدی میں گھسیٹ لیا گیا۔ اور اپنے جاری فتنوں کو پوشیدہ رکھنے کے لیئے 15 ویں صدی کے مجدد کو سولویں صدی تک ویرام دے دیا گیا۔ ع ...خوئے بدر ابہانہ بسیار

قارئین کرام اگر آپ اس لمبی تمہید سے اُکتا نہ گئے ہوں تو 15 ویں صدی کے فتنہء اعظم کے مکروہ چہرے کی پہچان کے لیئے اگلی تحریر کے ساتھ انصاف فرمائیں۔

خیانت کی خبر

حضرات! آپ کو یاد ہے اشرفیہ نے اجماع کے وجود سے انکار کے لیئے فتاوٰی رضویہ ج 8 ص 210 سے لفظ ائمہ Drop فرمایا تھا Last سے'' آخر اکثر کل کل ائمہ سے ضرور اکثر ہے'' یہ جملہ کتر لیا تھا اور اعلیٰ حضرت کی طرف اجماع کے وجود کے انکار کی نسبت فرمائی تھی (شرح شجرہ)

نوٹ: مستزاد یہی نے مسلک کے آڑ میں اجماع کا انکار کیا ہے چالاک آدمی نے منطق کی آڑ میں یعنی اجماع واتفاق میں مطلق کی نسبت ہے۔ تاکہ جہاں چاہے اجماع کو

اتفاق کہہ کر ٹالا جا سکے۔ اور اور ساری کائنات میں اکیلے علامہ نظام معتزلی ہے جنہوں نے اجماع کے وجود ہی کا انکار فرمایا تا کہ نہ رہے بانس اور نہ باجے بانسری۔

اب نئی شرافت ملاحظہ فرمائیں

فتوی رضویہ کی اصل عبارت آپ نے ملاحظہ فرمالی دوبارہ دیکھیں۔

تو بحال حیات مجدد جبکہ ایک صدی کا آخر گزر گیا اور دوسری کا اول موجود اور وہ حی ہو مجدد ماۃ ماضیہ کہنا مناسب ہوگا جو موت یا انقطاع تجدید کا موہم ہو یا مجدد ماۃ حاضرہ کہ اس کی حیات اور فیض وتجدید کے استمراء پر دلیل ہو۔ (فتاوی رضویہ ج 12 ص 159 عنوان فوائد حدیثیہ)، فتاوی رضویہ مترجم ج 27 ص 42 پر لفظ موت کو Drop کیا گیا یا چھوٹ گیا۔ مصباحی صاحب کے مجددین اسلام نمبر میں کئی Changes ہو گئے۔

قارئین کرام! فتاوی رضویہ کی اصل عبارت واپس دیکھیں

وہ (مجدد) حی ہو تو مجدد ماۃ ماضیہ کہنا مناسب ہوگا جو موت یا انقطاع تجدید کا موہم ہو یا مجدد ماۃ حاضرہ جبکہ مصباحی صاحب کے مجددین اسلام نمبر ص 48 سطر 4-3 میں کچھ اس طرح ہے "مجدد ماۃ ماضیہ کہنا مناسب ہوگا جو انقطاع تجدید کا موہم ہے؟

پہلی چار سو بیسی لفظ موت Drop۔ دوسری چار سو بیسی لفظ "ہو" کو "ہے" کر دیا گیا۔ تیسری چار سو بیسی جملے کے درمیان (؟) سوالیہ نشان لگا کر Totally عبارت کو مہمل یعنی بے معنی فرما دیا۔

خدایا تیرے سادہ دل بندے کدھر جائیں   کہ درویشی بھی عیاری ہے سلطانی بھی عیاری

نوٹ: مفتی غلام مصطفیٰ صاحب کے ہاتھ جب سے ''مجدد دین اسلام نمبر'' لگی ہے موصوف ''مصباحی'' صاحب سے مسلسل فون پر رابطہ کر رہے ہیں کہ حضرت فتاویٰ رضویہ کی مذکورہ اصل عبارت اس طرح ہے **موت یا انقطاع تجدید کا موھم ھو** ۔ آپ نے اپنی کتاب ''مجدد اسلام نمبر'' میں لفظ موت کو Drop فرما کر عبارت اس طرح بنا دی ہے۔ انقطاع تجدید کا موہم ہے؟ یعنی تین تبدیلیاں... (۱) لفظ موت Drop۔ (۲) لفظ ہو کو ہے سے بدلنا۔

(۳) ہے پر سوالیہ نشان لگانا یعنی موہم ہے؟ یہ تبدیلیاں کیوں؟ عمداً یا تسامحاً...

مصباحی صاحب کے چند جوابات۔

جواب نمبر۱: جواب جو آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ ارشاد فرماتے ہیں۔ تو اپنے ہاتھ سے لفظ ہے کو کاٹ کر ہو بنا دے۔

جواب نمبر۲: میں نے روایت بالمعنیٰ کی ہے مطلب ہو اور ہے میں کوئی فرق نہیں۔

جواب نمبر۳: اگر میں نے فتاویٰ رضویہ میں Changes کیئے تو کیا؟ نظام کائنات درہم برہم ہو گیا؟ جو تو اتنا برہم نظر آ رہا ہے۔

جواب نمبر۴: تو اپنے کام سے کام رکھ، مطلب میں کچھ بھی کروں تو خاموش رہ ورنہ...

جواب نمبر۵: دو سال بعد Call کرنا گفتگو کی جائے گی۔

مفتی صاحب عرض کرنا چاہ رہے تھے حضرت زندگی کا کیا بھروسہ کہ بڑی بے دردی سے Call کاٹ دی گئی۔ (انا للہ و انا الیہ راجعون) فلہٰذا مصباحی صاحب جب تک یہ Clear نہ فرمائیں کہ اپنی کتاب ''مجدد دین اسلام نمبر'' میں تین تین تبدیلیاں

کس لئے فرمائی ''عمدا یا تسامحا'' اس وقت تک اس پر کچھ بھی گفتگو کرنا مشکل۔

آخری بات

مجدد...اختتام صدی پر مبعوث ہوتا ہے اس لئے مجدد کہنے میں بھی اختتام صدی کا لحاظ ہوگا۔ متقدمین و متاخرین نے اسی اصول کا پاس ولحاظ کیا ہے۔ لہذا.......اصولی اعتبار سے....امام احمد رضا........تیرھویں صدی کے مجدد قرار پاتے ہیں............ مگر چونکہ (آپ) چودھویں صدی کے مجدد کی حیثیت سے مشہور ہیں اس لئے ہم نے آپ کے ذکر کو ''چودھویں صدی کے مجدد'' کے باب میں عمدا و تسامحا رکھا۔

(مجدد اسلام نمبر ص 402)

عرفان مصباحی کا کھلا خط علامہ محمد احمد مصباحی کے نام

حضرت علامہ محمد احمد مصباحی صاحب قبلہ السلام علی من اتبع الھدی

اظہار حق کے لئے میں اپنے استاد گرامی کی جناب میں ادباً معروضات پیش کرر ہا ہوں ۔گر قبول افتد زہے عزو شرف۔

ا)۔جب ''اعلی حضرت'' کو چودھویں صدی کا مجدد کہنے میں اصول وقوائد کو توڑ کر شہرت کا پاس ولحاظ کیا گیا تو ''مفتیءاعظم'' کو پندرھویں صدی کا مجدد کہنے میں اُصول کو توڑ کر شہرت کا پاس ولحاظ کیوں نہ کیا گیا۔

نوٹ ضروری: مفتیءاعظم اگرچہ ولی ہونے کی حیثیت سے پیدا ہوتے ہی مشہور و متعارف ہو چکے تھے مگر مجدد کی حیثیت سے تو پندرھویں صدی میں مشہور و متعارف ہوئے۔

۲)۔آپ نے اعلیٰ حضرت کو عمداً و تسامحاً چودھویں صدی کا مجدد کہا۔حضور قبلہ محترم! آپ ہی نے بتایا ہے انجانی بھول کو تسامح کہا جاتا ہے،اور سوچی سمجھی Scheme کا نام عمد ہے۔اور دونو میں تباٗن کی نسبت بلفظ دیگر دونو ایک دوسرے کا Against ہیں۔اگر کھُل کر کہا جائے تو یوں کہا جائے گا حضور آپ کا ایک ہی قول بھول بھی ہو اور بدمعاشی بھی ہو یہ محال ہے محال ہے۔حضور آپ نے بھول اور بدمعاشی کو یکجا فرماکر Impossible کو Possible کیسے بنا دیا۔میں سمجھ نہ سکا زرا سا سمجھا دیں تو بڑی مہربانی ہوگی سبھی سُنی اساتذہ اور مصباحی برادران کو سلام

ہم پرورشِ لوح و قلم کرتے رہیں گے　　دل پہ جو گزرتی ہے رقم کرتے رہیں گے

(محمد عرفان مصباحی، گڑھوا جھارکھنڈ)

سُنّی علماء کی خاموشی فتاویٰ رضویہ کی روشنی میں

خالص اہل سنت کی ایک قوت اجتماعی کی ضرورت ہے۔مگر علماء کی یہ حالت ہے کہ رئیسوں سے بڑھ کر آرام طلب ہیں،حمایتِ مذہب کے نام سے گھبراتے ہیں۔جو بندۂ خدا اپنی جان اس پر وقف کرے اُسے احمق بلکہ مفسد سمجھتے ہیں۔مداہنت ان کے دلوں میں پیری ہوئی ہے۔ایاّمِ ندوہ میں ہندوستان بھر کا تجربہ ہوا۔عباراتِ ندوہ سُن کر ضلالت ضلالت کی رٹ لگادیں،اور جب کہیے حضرت لکھ دیجئے۔بھائی لکھواؤ نہیں۔ہمارے فلاں دوست بُرا مانیں گے۔ہمارے فلاں استاد کو بُرا لگے گا۔بہت کو یہ خیال کہ مفت او کھلی میں سر دے کر موسل کون کھائے۔بدمذہب دشمن ہو جائیں گے۔دانتوں پر رکھ لیں گے،گالیاں،پھبتیاں اخباروں اشتہاروں میں

چھاپیں گے۔ طرح طرح کے بہتان، افتراء اچھالیں گے۔ اچھی بچھی جان کو کون جنجال میں ڈالے بعض کو یہ کد کہ حمایتِ مذہب کی تو **صلح کُلی** نہ رہے گی۔

(لہٰذا اعلامہ اولادِ رسول قدسی نیویارک، علماء پیلی بھیت اور مصنف آئینۂ صلح کلیت پر صُلح کُلی کی اصطلاح ایجاد کرنے کا الزام حرفِ غلط کے سوا کچھ بھی نہیں)۔

اتفاق علماء کا یہ حال کہ حسد کا بازار گرم، ایک کا نام جھوٹوں بھی مشہور ہوا تو بہتیرے سچے اس کے مخالف ہو گئے۔ اس کی توہین تشنیع میں گمراہوں کے ہم زبان بنے، کہ "ہیں" لوگ اسے پوچھتے ہیں اور ہمیں نہیں پوچھتے۔ اب فرمائیں کہ وہ قوم کہ اپنے میں کسی ذی فضل کو نہ دیکھ سکے، اپنے ناقصوں کو کامل، قاصروں کو ذی فضل بنانے کی کیا کوشش کرے گی۔ حاشا یہ کلیہ نہیں مگر للاکثر حکم الکل۔ فقیر میں لاکھوں عیب ہیں مگر بحمدہ تعالیٰ میرے رب نے مجھے حسد سے بالکل پاک رکھا ہے۔

مولانا! روپیہ ہونے کی صورت میں اپنی قوت پھیلانے کے علاوہ گمراہوں کی طاقتیں توڑنا بھی انشاء اللہ العزیز آسان ہو گا۔ مولانا میں دیکھ رہا ہوں کہ گمراہوں کے بہت صرف تنخواہوں کی لالچ سے زہر اگلتے پھرتے ہیں۔ ان میں جسے دس کے بجائے بارہ دیئے، اب آپ کی سی کہے گا۔ دیکھئے حدیث کا ارشاد کیسا صادق ہے کہ "آخر زمانہ میں دین کا کام بھی درم و دینار سے چلے گا"۔ اور کیوں نہ صادق ہو کہ صادق و مصدوق ﷺ کا کلام ہے۔ عالم ما کان و ما یکون ﷺ کی خبر ہے۔

فتاویٰ رضویہ جلد 12

اہل علم حضرات غور فرمائیں::: اعلیٰ حضرت نے تحریر فرمایا مولانا میں دیکھ رہا

ہوں کہ گمراہوں کے بہت (اِس کے بعد جگہ خالی چھوڑ دی)۔

دِل مومن کہتا ہے اعلیٰ حضرت پندرھویں صدی کے تمام فتنے چاہے لاہوری فتنہ ہو یا کراچی کا فتین یا موجودہ اشرفیہ کا اعتزالی فتنہ اور سب سے عظیم فتنہ فتاویٰ رضویہ میں Changes کا فتنہ فقہ حنفی کو مٹانے کا فتنہ تمام فتنوں کو اعلیٰ حضرت تجدیدی نگاہ سے ملاحظہ فرمارہے تھے مگر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے فرمان حفظت من رسول اللہ ﷺ وعائین اما الاول فلبثت فیکم و اما الآخر فلو بثثت لقطع ھذا البلعوم قال ابو عبداللہ الحلقوم (اخرجه البخاری) سے حیا کے سبب کلک رضا رک گیا.....لہذا اعلیٰ حضرت کے کلام کے مفہوم بلکہ متروک سے بھی ثابت ہوا کہ اعلیٰ حضرت ہی مجدد دوراں صدی ہیں نہ کہ پادری۔

فالحمد للہ رب العالمین۔ ع.....شاید کہ رفتہ رفتہ لگے دلربا کے ہاتھ

واللہ اعلم بالصواب........!

بڑا بے ادب ہوں سزا چاہتا ہوں

حضرات گرامی! اگر یہ لوگ صاف دل سے مفتیٔ اعظم کے مجدد ہونے کا انکار کرتے تو ہمیں نہ کوئی آپتی ہوتی نہ اُلجھن بلکہ فاضل بریلوی کو مجدد ماننا بھی فرائض اعتقادیہ میں شامل نہیں جی ہاں غوث وخواجہ رضی اللہ عنہما کی ولایتیں تسلیم کرنا بھی ایمانیات میں داخل نہیں۔

نوٹ کرنے والے نوٹ کریں پھر ووٹ یا Walkout۔ گوش ہوش سے سُن لیں۔

باز اشہب کی غلامی سے آنکھیں پھرنی دیکھ اُڑ جائیگا ایمان کا طوطا تیرا۔

یہ حکم صریح نہیں صرف ایک چیتاونی ہے اور چیتاونی کو Easy لینے والے کا انجام دنیا بلکہ خود بھی دیکھ رہے ہیں کہ مفتی اور جانے کیا کیا کہلانے والا پکا معتزلی بھیانک فلسفی بن گیا۔ ع.....دنیا تو ملی طائر دیں کر گیا پرواز

ہم صاف کہنا چاہتے ہیں قلم کا تیور رضا وابن رضا سے عقیدت کی بنیاد پر نہیں بلکہ فتاویٰ رضویہ کا مِس یوز کر کے قوم کو مِس گائیڈ کیا جارہا ہے۔ اپنی کُھلی دھاندلیوں کو Source و Force کے بلبوتے پر چُھپایا جارہا ہے فقہ حنفی کا دِن دہاڑے قتل کیا جارہا ہے اجماع امت کی شبیہ بگاڑی جارہی ہے۔ بلکہ اجماع کے وجود ہی کا انکار کیا جارہا ہے۔ سُنی شاگردوں کے دل میں مسلک بیزارگی کا بیج بویا جارہا ہے۔

اعلیٰ حضرت اور شہزادۂ اعلیٰ حضرت سے بدلا لینے کے لئے گمراہ جاہل کو عالم علامہ مجدد مولانا بنانے کا پلان تیار ہو چکا ہے۔ حنفی سُنیوں کی نماز روزہ کو فلسفی واعتزالی مسلک کی آڑ میں جلا کر خاک کرنے کی ناپاک سازش کی جارہی ہے۔

50000 ر پچاس ہزار میں ٹی وی کو جائز بتا کر شریعت مطہرہ کے بالمقابل نئی شرع کی داغ بیل ڈالی جاچکی ہے

جھوٹی شرافتوں کا سوانگ رچا کر سنیوں سے دنیاوی فیضان بٹورا جارہا ہے۔

اور یہ دھاندلیاں جسور و غیور سنیاں ہرگز نہ برداشت کرینگے۔

حشر ہی آنہ جائے کیوں......!

علاحدہ

کتاب الصلوٰۃ ۱۹۶

مسئلہ (۲۵۶):- از بشارت گنج مرسلہ فتح محمد صاحب ۱۲ ربیع الآخر ۱۳۳۶ھ
کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ آیا جہاز پر یا چلتی ریل گاڑی میں نماز کی بابت کیا حکم ہے اگر سنت و فرض ونفل ادا کئے جاویں تو ہوتے ہیں یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب:- چلتے جہاز خواہ لنگر کئے ہوئے ہو اور کنارے سے میلوں دور ہو اُس پر نماز جائز ہے اور ناؤ اگر کنارے پر ٹھہری ہے اور جہاز کی طرح زمین پر نہیں بلکہ پانی پر ہے اور یہ اُتر کر کنارے پر نماز پڑھ سکتا ہے تو ٹھہری ہوئی ناؤ میں بھی فرض اور وتر اور صبح کی سنتیں نہ ہو سکیں گے اور چلتی ہوئی میں بدرجۂ اولیٰ نہ ہونگے جیسے سیر دریا کے بجرے کنارے کنارے جاتے ہیں اور انہیں روک کر زمین پر نماز پڑھ سکتے ہیں اور اگر اُتر کر کنارے پر نماز نہ پڑھ سکتا اپنی ذاتی معذوری سے ہے تو ہر نماز ہو جائے گی اور اگر کسی کی ممانعت کے سبب ہے تو پڑھ لے اور پھر پھیرے یہی حکم ریل کا ہے ٹھہری ہوئی ریل میں سب نمازیں جائز ہیں اور چلتی ہوئی میں سنت صبح کے سوا سب سنت ونفل جائز ہیں مگر فرض و وتر یا صبح کی سنتیں نہیں ہو سکتیں اہتمام کرے کہ ٹھہری میں پڑھے اگر نہ ٹھہرے اور دیکھے کہ وقت جاتا ہے پڑھ لے اور جب ٹھہرے پھر پھیر لے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

Masla.256: Az basharat ganj mursilah Fateh Mohammad Sahab 12 Rabbiul Akhir 1336 A.H.....Kiya farmate hain ulmae deen o muftiyane shara mateen is masle me ke aaya jahaz par ya

chalti Rail gadi me namaz ki babat kiya hukm hain agar sunnat o farz o nawafil ada kiye jawe to hote hain ya nahi. Benawa Tujarwa.ALJAWAB: Khwah Langar kiye hue ho aur kinaare se meelo door ho us par namaz jayez hain. Aur naw agar kinaare par thehri hian aur jahaz ki tarah zameen par nahi balke paani par hain aur ye uter kar kinaare par parh sakta hain to thehri hui naao me bhi farz o witar aur subah ki sunnate na ho sakhegi aur chalti hui me badarja e ula na honge jaise sair darya ke kinaare kinaare jate hian aur inhe rok kar namaz parh sakte hain awr ager uter kar kinaare par namaz parh sakna apni zaati maazuri se hian to har namaz ho jayegi aur agar kisi ki mumaniyat ke sabab hain to parh le aur phir pher le yahi hukm rail ka hian thehri hui rail me sab namaze jayez hain chalti hui me sunnate subah ke siwa

sab sunnat o nafil jayez hian magar farz o witer subah ki sunnate nahi ho sakti ehtemam kare thehri me parhe agar na thehre aur dekhe ke waqt jata hain parh le aur jab thehre phir pher le.

WALLAH TALLA AALAM.

اختتام:

۱)۔ اولادِ غوث اعظم حضرت مولانا الحاج الشاہ سید محمد اشرف صاحب قبلہ دام ظلہ، خطیب و امام باولہ مسجد، بمبئی (قدیم محسن)

۲)۔ حضرت الاقدس الحاج سید جمیل رضوی صاحب قبلہ (ممبر وقف بورڈ مہاراشٹرا۔) زید مجدہ۔

سید اشرف صاحب چشتی! مولانا جن حضرات کو آپ نے گمراہ رمعتزلی ثابت کیا ہے۔ باغی ءاعلی حضرت ثابت کررہے ہو وہ خود بھی تو مفتی اعظم کے مرید ہیں؟

سید جمیل رضوی صاحب! یار مفتی صاحب ..یہ چکر کیا ہے مولانا نظام چلتی ٹرین نمبر ۲۴ میں لکھتے ہیں بہ حالت سفر دو نمازوں کو اکٹھا کرنا مطلب

Adjustment جائز ہے۔آپ نے لکھا ہے ایامِ حج میں مزدلفہ اور عرفات کے سِوا دو نمازوں کا جمع کرنا ناجائز ہے۔حقیقت کیا ہے؟

مصطفوی! دونوں ساداتِ کرام سے ماضی میں دو بلکہ تین جُرم ہو چُکے ہیں جس کا بدلا لینے کے لئے مبارکپوری حضرات بے چین تھے دیکھئے ناصاف لکھا ہے وقت کا انتظار کیجئے حساب وکتاب ہوگا اور اچھی طرح ہوگا صرف حال ہی کا نہیں ماضی کا بھی قرض چُکایا جائیگا (عرفانِ مسلک)۔

ماضی کا پہلا جُرم: اعلی حضرت نے حکم شرع بیان فرمایا کہ جولاہا حضرات سید کا کفو نہیں (فتاویٰ رضویہ) اسی لئے اُن لوگو نے فتاویٰ رضویہ کی واٹ لگانے کی ٹھان لی۔دوسرا جُرم: مفتی اعظم سرکار نے کسی کو عادت مخصوصہ کے تحت مرکز سے نکالا تھا

پردہ اُٹھا دوں اگر چہرہ افکار سے لا نہ سکے گا فرنگ میری نواؤں کی تاب

اسی لئے اُن حضرات نے مرکز کو توڑ کر رکھنے کی پلاننگ رچی اور سیٹھ جی سے ہاتھ ملا لیا۔تیسرا جُرم: حضور حافظ ملت نے اجماع امت کے منکر کو اشرفیہ سے نکالا تھا۔ولہذا موجودہ اشرفیہ والے اِن جُرموں کے سزا دینا چاہتے ہیں اور دے رہے ہیں۔

مصطفوی! میرے عزیز کا پیارا چمن کیا برباد الٰہی نکلے یہ ندوی بلا مدرسہ سے۔

جنرلی سوال:: یہ Third Party پورنیہ کہاں سے ٹپک پڑا۔

مصطفوی! پورنیہ کا معاملہ Safe Side ہے۔ یعنی پیسہ پھینک تماشا دیکھ ۔کیونکہ وہ بس مطیع اعظم چھم چھم ہیں۔ حضرات! پہلی صدی کے لاسٹ میں حسین اعظم کو شہید کرنے کے لئے یزید نے حضرت سعد کے بیٹے کو ملک رئے کے بدلے میں خریدا تھا۔ اب پندرھویں صدی کی ابتدا میں امام اعظم کے مشن کے قتل کرنے کے لئے کراچی کے سیٹھ جی نے جناب مطیع کو صرف پچاس ہزار میں مطیع فرما بنالیا۔

Proof: مفتی ناظر اشرف صاحب قبلہ مُطیع صاحب سے مولانا آپ مسلک اعلیٰ حضرت کے خلاف کیوں چل رہے ہو۔ مُطیع صاحب! مولانا محنت ہم کریں اور وہ لوگ (تاج الشریعہ وغیرہ) پلینوں میں اُڑھتے پھریں۔ ہم بھی پلینوں میں اُڑ کر اپنی دنیا بنانا چاہتے ہیں۔ سچ ہے...

یہی شیخ پورنیہ جو چُرا کر بیچ کھاتا ہے! گلیم بوزر دلق اویس و چادر زہرا!!

دونو سادات کرام مصطفوی سے مولانا! فتنہ ء رواں صدی طاہر پادری کے بارے میں کچھ کہیے گا؟

مصطفوی! اِس مرتد اعظم کے Open ہونے سے پچیس سال پہلے ہی حضور شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی میاں صاحب قبلہ دام ظلہ نے ارشاد فرمایا تھا

(جب پادری امام احمد رضا کا نام لیتے نہ تھکتا تھا) ''یہ شخص فرقہ طاہریہ کا بانی نظر آتا ہے''

مصطفوی کھُل کر کہتا ہے آج کچھ عقل مند نبیء محترم ﷺ کے نوکر امام احمد رضا کو مٹانے کے لئے باغیء اسلام طاہر الپادری کو اپنے کاندھوں پر اُٹھائے پھر رہے ہیں۔ خُدا اضِد کی بلا سے بچائے۔

دیکھیئے نا ہمیں کوئی کلمہ پڑھانے کی کوشش نہ کرے ہمارے باپ دادا نے تم کو کلمہ پڑھایا ہے۔ (ایک قول)

مصطفوی! مہربان! آپ کے باپ دادا علیہ وعلیہم السلام نے بالضرور ہمیں کلمہ پڑھایا ہے۔

مگر دل کھول کر سُن لیں کلمہ بچانے کے لئے آپ ہی کے باپ دادا نے بریلی کے پٹھان کو صبح قیامت تک کے لئے چُن لیا ہے۔ اور مصطفیٰ ﷺ کی چوائس کو چیلنج کرنا باوفا نواسوں کو زیب نہیں دیتا۔

ہاں! عقل نہ ہو تو بندہ مجبور ہے اور انصاف نہ ملے تو انکھیارا بھی کور ہے!!

(فتاویٰ رضویہ شریف)